فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دار الافتاء الاخلاص

میرا وصیت نامہ

نام: ________________

AL-IKHLAS RESEARCH INSTITUTE

ALIKHLASONLINE.COM

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1	**تمہید**	4
2	قرآن وحدیث کی روشنی میں وصیت کی اہمیت اور اس پر دو عادل گواہ بنانے کی ترغیب	5
3	حکم کے اعتبار سے وصیت کے درجات	6
4	وصیت کی قانونی حیثیت	8
5	وصیت کے متعلق اہم امور	9
6	میرا وصیت نامہ	12
	(1) میرے اثاثہ جات(Assets) کی تفصیل	14
7	بینک بیلنس(Bank balance)کی تفصیل	15
8	بینک لاکرز(Bank Lockers)میں موجود اشیاء کی تفصیل	16
9	میری ملکیت میں موجود پلاٹ، زمین یا جائیداد کی تفصیل	17
10	میری مملوکہ ذاتی سواریاں(کار، موٹر سائیکل، بس، ٹریکٹر، سائیکل وغیرہ)	18
11	اسٹاک ایکسچینج(Stock Exchange)میں مختلف کمپنیوں میں میرے Shares (حصص) کی تفصیل	19
12	میری ملکیت میں موجود مضاربت / مشارکت اور دیگر سرٹیفکیٹس، میوچل فنڈز(Mutual Funds)، بونڈز(Bonds)وغیرہ کی تفصیل	20
13	میرے فیملی بزنس / کاروبار میں ملکیت کی تفصیل	21
14	مختلف کاروباروں میں میری شراکت(Partnership)کی تفصیل	22
15	تکافل / انشورنس پالیسی کی تفصیل	23
	(2) حقوق العباد سے متعلق تفصیل	24
16	لوگوں کے اثاثہ جات(Assets)، رقم، قرضے وغیرہ، جن کی ادائیگی میرے ذمہ واجب ہے	25
17	ان لوگوں کی تفصیل، جن کی چیزیں میرے پاس امانت ہیں	26
18	ان لوگوں کی تفصیل، جن سے میں نے چیزیں کرایہ پر لی ہوئی ہیں	27

19	میرے ان قرضوں کی تفصیل، جو میں نے لوگوں سے وصول کرنے ہیں	28
20	ان لوگوں کی تفصیل، جن کے ذمہ میری امانتیں ہیں	29
21	ان لوگوں کی تفصیل، جن کے پاس میری چیزیں کرایہ پر ہیں	30
	(3) حقوق اللہ سے متعلق تفصیل	31
22	میری ان نمازوں کی تفصیل، جن کی قضاء میرے ذمہ واجب ہے	32
23	میرے ان روزوں کی تفصیل، جن کی قضاء میرے ذمہ واجب ہے	33
24	میری زکوۃ کی تفصیل، جو میرے ذمہ واجب الاداء ہے	34
25	میرے ذمہ فرض حج کی تفصیل	35
26	میرے ذمہ واجب قربانی کی تفصیل	35

دارالافتاءالاخلاص

تمہید

دین اسلام کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ انسان دنیا سے رخصت ہو کر اس حالت میں اللہ عزوجل سے ملاقات کرے کہ اس کے اوپر اللہ اور بندوں کے حقوق میں سے کوئی حق بھی باقی نہ ہو، اور اگر وہ زندگی میں ان حقوق کو خود ادا نہ کر سکے، تو مرنے سے پہلے ان حقوق کی ادائیگی کی وصیت کر جائے، تاکہ اس کے مرنے کے بعد ورثاء ان حقوق کو ادا کر سکیں۔

عام طور پر یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ عوام الناس وصیت کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے انسان کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء مال متروکہ کی وصیت کے سلسلے میں آپس میں الجھتے رہتے ہیں، یا اگر الجھتے نہیں، تو ایک عرصہ تک اس کے اموال و جائیداد متروکہ کے بارے میں لاعلم اور پریشان (Confuse) رہتے ہیں۔

وصیت کرنے کے بارے میں اکثر عوام الناس غفلت کا شکار ہیں، اور جو لوگ اس سے غافل نہیں ہیں، انہیں وصیت نامہ لکھنا نہیں آتا۔

لہٰذا اسی ضرورت کے پیش نظر "الاخلاص ریسرچ انسٹیٹیوٹ" کے شعبہ "دار الافتاء الاخلاص" کے مفتی حضرات نے شریعت کے اصولوں کی روشنی میں عوام الناس کی سہولت کے لئے یہ وصیت نامہ PDF کی صورت میں بنایا ہے، تاکہ لوگ اس وصیت نامہ کے PDF کے ذریعے اپنی ضرورت اور کوائف کے مطابق مطلوبہ صفحات کا باآسانی Print out نکال کر اپنا وصیت نامہ خود تحریر کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس کو ہمارے لئے آخرت کا توشہ اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

دعا گو

محمد عقیل منیر

دار الافتاء الاخلاص، کراچی

قرآن وحدیث کی روشنی میں وصیت کی اہمیت اور اس پر دو عادل گواہ بنانے کی ترغیب

وصیت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب ورثاء کے حصے مقرر نہیں ہوئے تھے، تب وصیت کرنا فرض تھی، بعد میں حصے مقرر ہونے پر ورثاء کے لئے اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی، البتہ حالات و افراد کے لحاظ سے اس کا حکم اب بھی باقی ہے (جس کی تفصیل صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے)، اسی طرح وصیت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم نے وصیت پر باقاعدہ دو عادل گواہ بنانے کی ترغیب دی ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ .....الخ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر:106)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو، تو وصیت کرتے وقت آپس کے معاملات طے کرنے کے لیے گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے دو دیانت دار آدمی ہوں“۔(جو تمہاری وصیت کے گواہ بنیں)(آسان ترجمہ قرآن)

حدیث شریف میں بھی وصیت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ذمہ کوئی (ایسا) واجب ہو، جس کی وصیت کرنا اس کے لئے ضروری ہو، اس کو حق نہیں کہ تین راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے، مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو“۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، رقم الحدیث:4207)

اپنی زندگی میں وصیت کر جانے والے کے لئے فضیلت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”جو شخص وصیت کر کے مرے، وہ سیدھے راستے اور سنت پر مرا، اور تقوی اور شہادت پر اس کی موت ہوئی، اور گناہوں کی بخشش کے ساتھ مرا“۔(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:2701)

حکم کے اعتبار سے وصیت کے درجات

حکم کے اعتبار سے وصیت کے مختلف درجات ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1) واجب وصیت

بعض صورتوں میں وصیت کرنا واجب ہوتی ہے، جیسے: کسی کے ذمہ فرض نمازوں یا رمضان کے روزوں کی قضا باقی رہ گئی ہو، تو ان کے فدیہ کی ادائیگی کی وصیت، یا کسی کے ذمہ صدقہ فطر کی ادائیگی باقی ہے، یا اس نے اپنے ذمہ واجب قربانی کا حکم ادا نہیں کیا، یا قسم کھا کر توڑ دی اور اس کا کفارہ ادا نہیں کیا، یا منت مانی تھی، اور اسے پورا نہیں کیا، یا اس کے پاس کسی کی کوئی چیز امانت رکھی ہوئی ہے اور اس نے واپس نہیں کی، یا اس کے ذمہ کسی کا قرض ہے، جو اس نے ابھی تک ادا نہیں کیا ہے، تو ان تمام صورتوں میں وصیت کرنا واجب ہے، کیونکہ ان سب کی ادائیگی واجب ہے۔

2) مستحب وصیت

بعض دفعہ وصیت کرنا مستحب ہوتی ہے، جیسے: مسجد یا مدرسہ کی تعمیر میں ایک تہائی کے اندر مال لگانے کی وصیت کرنا، یا کسی ہسپتال یا رفاہی ادارے میں مال دینے کی وصیت کرنا، یا غرباء و مساکین، بیواؤں اور یتیموں پر صدقہ کرنے کی وصیت کرنا، یا بورنگ، کنواں کھدوانے، پانی کا کولر یا موٹر لگانے کی وصیت کرنا، یا قرآن مجید اور دینی کتابیں خرید کر انہیں مسجد یا مدرسہ کے لئے وقف کرنے کی وصیت کرنا وغیرہ۔

3) مباح وصیت

بعض دفعہ وصیت کرنا مباح ہوتی ہے، جیسے: مالدار لوگوں کے لئے وصیت کرنا، چاہے وہ غیر وارث رشتہ دار ہوں یا اجنبی ہوں۔

4) مکروہ وصیت

بعض دفعہ وصیت کرنا مکروہ ہوتی ہے، مثلا: ایسے لوگوں کے لئے وصیت کرنا، جو ظاہر میں اللہ تعالی کے نافرمان ہوں، اور کھلم کھلا گناہ کے کاموں میں مبتلا ہوں، اور غالب گمان یہ ہو کہ وہ لوگ اس وصیت کے پیسوں کو گناہ کے کاموں میں استعمال کریں گے، تاہم اگر کسی نے ایسے لوگوں کے لئے وصیت کر دی، تو اس وصیت پر عمل کیا جائے گا، البتہ وصیت کرنے والا گناہ گار ہو گا۔

دار الافتاء الاخلاص

5) ناجائز وصیت

بعض دفعہ جو وصیت کی جاتی ہے، وہ ناجائز ہوتی ہے، جیسے: ورثاء کو محروم کرنے کی غرض سے ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت کرنا، یا غیر مسلموں کا عبادت خانہ بنوانے یا اس کی مرمت کروانے کی وصیت کرنا، یا کسی کو شراب خرید کر دینے کی وصیت کرنا، یا پختہ قبر بنوانے کی وصیت کرنا، یا سنگ مرمر کی قبر بنوانے کی وصیت کرنا، یا مرنے کے بعد کسی گناہ و بدعت کے کام کی وصیت کرنا وغیرہ، یہ سب وصیتیں ناجائز ہیں، کیونکہ مذکورہ امور ناجائز ہیں، اور ایسی وصیتوں کو پورا کرنا بھی ناجائز ہے[1]۔

---

(1) الدر المختار، كتاب الوصايا، 6/548،ط:دار الفكر

كتاب الوصايا: يعم الوصية والإيصاء.....(وهي) على ما في المجتبى أربعة أقسام (واجبة بالزكاة) والكفارة (و) فدية (الصيام والصلاة التي فرط فيها) ومباحة لغني ومكروهة لأهل فسوق (وإلا فمستحبة)..الخ

الفقه الإسلامي وادلته، 10/7444،ط:دار الفكر

وبه يتبين أن الوصية أربعة أنواع بحسب صفة حكمها الشرعي:١.واجبة: كالوصية برد الودائع والديون المجهولة التي لا مستند لها، وبالواجبات التي شغلت بها الذمة كالزكاة، والحج والكفارات، وفدية الصيام والصلاة ونحوها. وهذا متفق عليه. قال الشافعية: يسن الإيصاء بقضاء الحقوق من الدين ورد الودائع والعواري وغيرها، وتنفيذ الوصايا إن كانت، والنظر في أمر الأطفال ونحوهم كالمجانين ومن بلغ سفيها. وتجب الوصية بحق الآدميين كوديعة ومغصوب إذا جهل ولم يعلم.

٢-مستحبة: كالوصية للأقارب غير الوارثين، ولجهات البر والخير والمحتاجين، وتسن لمن ترك خيرا (وهو المال الكثير عرفا) بأن يجعل خمسه لفقير قريب، وإلا فلمسكين وعالم ودين.

٣-مباحة: كالوصية للأغنياء من الأجانب والأقارب، فهذه الوصية جائزة=

=٤-مكروهة تحريما عند الحنفية: كالوصية لأهل الفسوق والمعصية. وتكره بالاتفاق لفقير له ورثة، إلا مع غناهم فتباح=

وصیت کی قانونی حیثیت

1۔شرعی طور پر وصیت کو رجسٹرڈ کرانا ضروری نہیں ہے، البتہ قانونی طور پر اگر کوئی شخص اپنی وصیت کو مستحکم بنانے کے لئے رجسٹرڈ کرانا چاہے، تو وہ رجسٹریشن ایکٹ 1908 کے تحت رجسٹریشن کرواسکتا ہے۔

2۔وصیت کرنے والا کسی بھی وقت وصیت کو جانشینی ایکٹ 1925 کی شِق 62 کے تحت تبدیل یا منسوخ بھی کر سکتا ہے۔

دار الافتاء الاخلاص

=(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ نمبر ۷)وقد تکون حراما غیر صحیحة اتفاقا کالوصیة بمعصیة، کبناء کنیسة أو ترمیمها، و کتابة التوراة والإنجیل وقراءتهما، و کتابة کتب الضلال والفلسفة وسائر العلوم المحرمة، والوصیة بخمر أو الإنفاق علی مشروعات ضارة بالأخلاق العامة، وتحرم أیضا بزائد علی الثلث لأجنبی، ولوارث بشیء مطلقا، والصحیح من المذهب عند الحنابلة أن الوصیة بالزائد عن الثلث مکروهة، أو لوارث حرام.

وصیت کے متعلق اہم امور

شریعت نے وصیت سے متعلق کچھ بنیادی اصول مقرر کیے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اپنے ورثاء کے لئے وصیت کرنا شرعاً معتبر نہیں ہے

شریعت مطہرہ نے مرحوم کے ترکہ میں اس کے ورثاء کے حصے خود مقرر کیے ہیں، جس میں کسی بھی صورت میں ردوبدل یا کمی بیشی نہیں کی جاسکتی، لہذا اپنے شرعی ورثاء کے لئے وصیت کرنا شرعا معتبر نہیں ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

> حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے"۔ (سنن ابن ماجۃ، باب لا وصیۃ لوارث، رقم الحدیث: 2713)

تاہم اگر کوئی شخص اپنے بعض ورثاء مثلاً بیوی، بیٹی یا بیٹے وغیرہ کے لئے ان کی غربت یا کسی اور وجہ سے وصیت کرے، تو اگرچہ ایسی وصیت کرنا شرعا معتبر نہیں ہے، اور ورثاء کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ اگر تمام ورثاء عاقل، بالغ ہوں اور وہ اپنی رضامندی اور خوشی سے اس وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے دیں، تو وارث کو وصیت کے مطابق مال دینا جائز ہے۔ (احکام میّت، ص:278، ط: ادارۃ الفاروق)

جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وارث کے لیے وصیت نہیں ہے الا یہ کہ ورثاء اس کی اجازت دے دیں"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، باب نسخ الوصیۃ للوالدین والاقربین، رقم الحدیث: 12540)

2۔ ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت درست نہیں

صرف ایک تہائی (⅓) مال تک وصیت کی جاسکتی ہے، ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ بقیہ دو تہائی مال ورثاء کا حق ہے، جو ہر صورت میں ان کو دیا جائے گا، لہذا اگر کسی نے ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت کی، تب بھی وصیت پر صرف ایک تہائی (⅓) مال میں عمل کیا جائے گا۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں فتح مکہ کے سال اتنا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا، چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے، مگر ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، تو کیا میں اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کر جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے عرض کیا کہ کیا دو تہائی کے بارے میں وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا نصف (آدھے) کے لئے؟ فرمایا نہیں، میں نے پوچھا ایک تہائی مال کے لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی بہت ہے، اور یاد رکھو! اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ گے، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو مفلس چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں، جان لو! تم اپنے مال کا جو بھی حصہ اللہ تعالی کی خوشنودی کے جذبہ سے خرچ کروگے، تمہیں اس کے خرچ کا ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تمہیں اس لقمہ کا بھی ثواب ملے گا، جو تم اپنی بیوی کے منہ تک لے جاؤ گے“۔ (یعنی اس کے منہ میں ڈالو گے) (جامع الترمذي، باب ما جاء في الوصية بالثلث، رقم الحديث: 2116)

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(بعض) مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں، مگر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے، تو وصیت کے ذریعہ (وارثوں کو) نقصان پہنچاتے ہیں، لہذا ان کے لئے دوزخ ضروری ہو جاتی ہے... الخ“۔ (جامع الترمذي، باب ما جاء في الضرار في الوصية، رقم الحديث: 2117)

3۔ مرنے کے بعد اپنے اعضاء عطیہ کرنے کی وصیت کرنا

مرنے کے بعد اپنے اعضاء کو عطیہ کرنے کی وصیت کرنا ناجائز ہے، کیونکہ انسان کو جو اعضاء اللہ تعالی نے عطا کیے ہیں، وہ اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور انسان کے پاس امانت کے طور پر ہیں اور امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں ہے۔ (فتح الباری، کتاب الأیمان والنذور، 11/539، ط: إدارة البحوث العلمية)

4۔اپنی تدفین مخصوص جگہ کرنے یا کسی خاص شخص سے نماز جنازہ پڑھوانے کی وصیت کرنا

بعض لوگ اپنی تدفین مخصوص جگہ کرنے یا کسی خاص شخص سے اپنی نمازِ جنازہ پڑھوانے کی وصیت کرتے ہیں، ایسی وصیت کرنا جائز ہے، لیکن اس کو پورا کرنا ورثاء پر شرعا لازم نہیں ہے، ورثاء جو بہتر اور مناسب سمجھیں، وقت اور حالات کے مطابق اس پر عمل کر سکتے ہیں، لہذا ورثاء ایسی وصیت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوں گے، تاہم اگر کوئی بات خلافِ شرع نہ پائی جاتی ہو، تو مذکورہ وصیتوں کو پورا کر دینا بہتر ہے۔(مفید الوارثین، ص:59،ط:ادارہ اسلامیات لاہور)

5۔وصیت نامہ تحریر کرنے کے بعد اس میں تبدیلی کرنا

وصیت کرنے والا وصیت تحریر کرنے کے بعد اپنے وصیت نامہ میں تبدیلی کر سکتا ہے،یعنی اگر کسی شخص نے کوئی وصیت تحریر کر کے اپنے پاس رکھ لی، پھر اپنی زندگی میں ہی اس میں تبدیلی کرنا چاہے، تو کر سکتا ہے، بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے وصیت نامہ کو نظر ثانی (Revise) کرتے رہنا چاہیے، تاکہ وقت کے ساتھ تبدیل ہونے والے مختلف حالات، واقعات اور معاملات کے مطابق وصیت نامہ Up to date ہوتا رہے۔

میرا وصیت نامہ

میں مسمی / مسماۃ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بن / بنت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حامل شناختی کارڈ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
شہریت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وصیت کرتا / کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے اموال وجائیداد میں سے تجہیز و تکفین کا ضروری خرچ نکالنے کے بعد، اگر میرے اوپر قرضے یا دیگر مالی واجبات ہوں (جو میں نے وصیت نامہ میں لکھ رکھے ہیں)، تو ان کی ادائیگی کی جائے۔

اس کے بعد میرے ذمہ حقوق اللہ، حقوق العباد (جن کا ذکر میں نے اگلے صفحات میں کر رکھا ہے) یا اگر میں نے اگلے صفحات میں کوئی وصیت کر رکھی ہے، تو ان تمام حقوق اور وصیتوں کو ایک تہائی (⅓) مال کے اندر پورا کیا جائے، اس کے بعد باقی اموال وجائیداد کو میرے شرعی ورثاء میں قانونِ شرعی کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے گھر والوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر حال میں اللہ سے ڈریں اور میرے مرنے کے بعد صبر سے کام لیں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں، مجھے دفنانے میں جلدی کریں، میری قبر کو پختہ نہ بنائیں، نہ اس کے اوپر کوئی چھت وغیرہ تعمیر کروائیں، میرے لئے قرآن کریم پڑھ کر ایصال ثواب کریں، میرے حق میں ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالی میری آخرت کی تمام منزلیں آسان فرمادے۔

میں اپنی تمام اولاد اور اہل خانہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ پنج وقتہ نمازوں کے قائم کرنے کا اہتمام کریں، کیونکہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، جبکہ دنیا میں رزق کی برکت اور فلاح وکامیابی کی سب سے پہلی سیڑھی نماز ہے، اس کے علاوہ دوسرے ارکان جیسے: رمضان کے روزے، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض ادا کرنے کا اہتمام کریں، الغرض تمام حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ آپس میں صلہ رحمی کریں، اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھیں، ایک دوسرے کی غمی اور خوشی میں شریک ہوں، رشتہ داروں خصوصاً اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے کی وجہ اکثر مال وجائیداد، تکبر اور اپنی انا ہوتی ہے، لہذا آپس کی رشتہ داریوں میں مال وجائیداد، انا اور تکبر کو کبھی آڑے آنے نہ دیں، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کو دنیا اور آخرت میں عزتیں اور بلندیاں عطا فرماتا ہے، اور جو تکبر اور

غرور اختیار کرے گا، اللہ تعالی اس کو ذلت اور رسوائی عطا فرمائے گا، لہذا شیطان کو باہمی اخوت و محبت میں خلل ڈالنے کا موقع نہ دیں، نیز میرے دوست واحباب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

جتنا ممکن ہو سکے، میری میراث تقسیم کرنے میں جلدی کریں، بہنوں کا میراث میں حصہ اللہ نے مقرر کیا ہے، لہذا ان کا حصہ انہیں پوری امانت اور دیانت داری سے ادا کریں، ان کے حصہ میں کمی کوتاہی نہ کریں، چاہے بہنیں شادی شدہ ہوں یا نہ ہوں۔

اپنا تعلق اور اٹھنا بیٹھنا علماء، صالحین اور نیکوکار لوگوں کے ساتھ رکھیں اور ان کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں، کیونکہ آدمی اسی کے دین پر ہوتا ہے، جس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے، نیز دعوت و تبلیغ کے کام میں وقتاً فوقتاً وقت لگاتے رہیں کہ یہ یقین واعمال کی درستگی کا سبب ہے، اپنی اصلاح کی فکر کرتے رہیں، اور میرے لئے دعاؤں اور اعمال صالحہ کا ہدیہ مسلسل بھیجتے رہیں، کیونکہ مرنے کے بعد انسان کو اس سے زیادہ محتاج کسی چیز کی نہیں ہوتی۔

آپ کی دعاؤں اور ایصالِ ثواب کا شدید محتاج:_______________________________

دستخط:_______________________________

تاریخ:_______________________________

گواہ(1)نام:____________شناختی کارڈ نمبر:______________دستخط:__________________

گواہ(2)نام:____________شناختی کارڈ نمبر:______________دستخط:__________________

﴿میرے اثاثہ جات (Assets) کی تفصیل﴾

دار الافتاء الاخلاص

میرے اثاثہ جات (Assets) کی تفصیل

بینک بیلنس (Bank Balance) کی تفصیل: تاریخ:.............

نمبر شمار	بینک کا نام	برانچ کا نام / کوڈ	اکاؤنٹ نمبر Account#	اکاؤنٹ میں موجود رقم (Balance)

دارالافتاءالاخلاص

دستخط:.................

تاریخ:.................

میرے اثاثہ جات (Assets) کی تفصیل

بینک لاکرز (Bank Lockers) میں موجود اشیاء کی تفصیل: تاریخ:-------------

نمبر شمار	بینک کا نام	برانچ کا نام / کوڈ	لاکر نمبر	کھولنے کا مجاز	لاکر میں رکھی ہوئی اشیاء کی تفصیل

مزید تفصیل:--

دستخط:------------------

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

میری ملکیت میں موجود پلاٹ، زمین یا جائیداد کی تفصیل: تاریخ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نمبر شمار	پلاٹ/زمین جس کے نام ہے	پلاٹ/زمین کا فائل نمبر	کل رقبہ	فی الحال کرایہ دار یا جس کے پاس پلاٹ/زمین ہے، اس کی تفصیل

مزید تفصیل:۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

دستخط:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

میری مملوکہ ذاتی سواریاں(کار،موٹر سائیکل،بس،ٹریکٹر،سائیکل وغیرہ)۔

سواری کی قسم	سواری جس کے نام ہے	برانڈ/ماڈل	رجسٹریشن (Registration)نمبر	انجن نمبر Engine #	چیسز نمبر Chassis #

دار الافتاء الاخلاص

مزید تفصیل:--

دستخط:------------------

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

اسٹاک ایکسچینج(Stock Exchange)میں مختلف کمپنیوں میں میرےShares(حصص)کی تفصیل:

a) CDCمیں جمع شدہ(حصص)Shares کی تفصیل:اکاؤنٹ ہولڈر کا نام-----------------------

CDC Sub Account#------------------------

b) جس بروکر کے پاس میرے شیئرز ہیں،اس کی تفصیل:بروکر کا نام--------------------------

بروکرID----------------Trading ID---------------------------------

c) جو شیئرز میرے پاس حسّی(Physical)طور پر موجود ہیں۔

Sharesجہاں موجود ہیں: a/b/c	کمپنی کا نام	شیئرز کی تعداد	خریدنے کی تاریخ
کل شیئرز کی تعداد:			

اس کے علاوہ اگر میرے شیئرز کسی کے پاس ہیں،تو اس کی تفصیل:

دستخط:-------------------- تاریخ:--------------------

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

میری ملکیت میں موجود مضاربت / مشارکت اور دیگر سر ٹیفیکٹس، میوچل فنڈز(Mutual Funds)،بونڈز(Bonds)وغیرہ کی تفصیل:

اثاثہ کی تفصیل / اثاثہ کا نمبر	اثاثہ کی مالیت

دستخط:------------------

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

میرے فیملی بزنس / کاروبار میں ملکیت کی تفصیل:

میرے کاروبار کی تفصیل	مذکورہ کاروبار کی ملکیت اور قبضہ میں نے فلاں کو کل / فیصد کے اعتبار سے اپنی زندگی میں دے دیا ہے،اور وہی اس کا اصل مالک ہے۔

دار الافتاء لاخلاص

دستخط:-----------------

میرے اثاثہ جات(Assets)کی تفصیل

مختلف کاروباروں میں میری شراکت(Partnership)کی تفصیل:

(1)				
ادارہ/ کمپنی/کارخانہ /مِل کانام(جس میں شرکت ہے)	ادارہ کا پتہ	شرکت کی نوعیت	میری شراکت میں فیصد (Percentage)	پارٹنرز کے نام/شناختی کارڈ نمبر/رابطہ نمبر/پتہ

دستخط:----------------- پارٹنرز کے دستخط:---------------

(2)				
ادارہ/ کمپنی/کارخانہ /مِل کانام(جس میں شرکت ہے)	ادارہ کا پتہ	شرکت کی نوعیت	میری شراکت میں فیصد (Percentage)	پارٹنرز کے نام/شناختی کارڈ نمبر/رابطہ نمبر/پتہ

دارالافتاءالاخلاص

دستخط:---------------- پارٹنرز کے دستخط:----------------

مزید ہدایات:--

میرے اثاثہ جات (Assets) کی تفصیل

تکافل / انشورنس پالیسی کی تفصیل:

کل پالیسی کی رقم	جمع شدہ قسطیں (Premium)	پالیسی Mature (پختہ) ہونے کے بعد ملنے والی رقم	پالیسی کی موجودہ ویلیو (Value)	پالیسی میں نامزد کردہ (Nominee) کا نام وشناختی کارڈ نمبر

دار الافتاء الاخلاص

دستخط:------------------

﴿حقوق العباد سے متعلق تفصیل﴾

دارالافتاء الاخلاص

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

لوگوں کے اثاثہ جات(Assets)،رقم، قرضے وغیرہ، جن کی ادائیگی میرے ذمے واجب ہے:

نام	شناختی کارڈ نمبر	پتہ (Address)	رابطہ نمبر	کل رقم
کل مالیت:				

دار الافتاء الاخلاص

مزید تفصیل:--

دستخط:------------------

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

ان لوگوں کی تفصیل، جن کی چیزیں میرے پاس امانت ہیں:

نمبر شمار	نام	شناختی کارڈ نمبر	امانت کی تفصیل

دار الافتاء الاخلاص

مزید تفصیل:--

دستخط:------------------

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

ان لوگوں کی تفصیل، جن سے میں نے چیزیں کرایہ پر لی ہوئی ہیں:

نمبر شمار	نام	پتہ (Address)	شناختی کارڈ نمبر	اشیاء کی تفصیل

دار الافتاء الاخلاص

مزید تفصیل:--

دستخط:-------------------

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

میرے ان قرضوں کی تفصیل، جو میں نے لوگوں سے وصول کرنے ہیں:

نام	شناختی کارڈ نمبر	پتہ (Address)	رابطہ نمبر	کل رقم

اگر مذکورہ معاملات میں سے کسی معاملہ پر کوئی گواہ ہے، تو اس کی تفصیل:

دستخط:-------------------

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

ان لوگوں کی تفصیل، جن کے ذمہ میری امانتیں ہیں:

نمبر شمار	نام	پتہ (Address)	شناختی کارڈ نمبر	امانت کی تفصیل

دار الافتاء الاخلاص

مزید تفصیل:--

دستخط:-------------------

حقوق العباد سے متعلق تفصیل

ان لوگوں کی تفصیل، جن کے پاس میری چیزیں کرایہ پر ہیں:

نمبر شمار	نام	پتہ (Address)	شناختی کارڈ نمبر	اشیاء کی تفصیل

مزید تفصیل:--

دستخط:------------------

﴿حقوق اللہ سے متعلق تفصیل﴾

دارالافتاء الاخلاص

حقوق اللہ سے متعلق تفصیل

میری ان نمازوں کی تفصیل، جن کی قضاء میرے ذمہ واجب ہے:

کل تعداد	اداءشدہ	بقایا قضاء نمازیں	بتاریخ
کل نمازوں کی تعداد، جن کی قضاء میں اب تک ادا نہیں کر سکا:			

دارالافتاء الاخلاص

حقوق اللہ سے متعلق تفصیل

میرے ان روزوں کی تفصیل، جن کی قضاء میرے ذمہ واجب ہے:

سن	فوت شدہ روزوں کی کل تعداد	اداء شدہ	بقایا قضاء روزے
کل روزوں کی تعداد، جن کی قضاء میں اب تک ادا نہیں کر سکا:			

دارالافتاء الاخلاص

حقوق اللہ سے متعلق تفصیل

میری زکوۃ کی تفصیل، جو میرے ذمہ واجب الاداء ہے:

سن	مال زکوۃ کی کل مقدار	اداء شدہ رقم	بقایا زکوۃ کی کل مقدار
زکوۃ کی کل رقم، جو میرے ذمہ باقی ہے، جس کو میں اب تک ادا نہیں کر سکا:			

دارالافتاء الاخلاص

حقوق اللہ سے متعلق تفصیل

میرے ذمہ فرض حج کی تفصیل

(**نوٹ:** صرف اس صورت میں اس حصہ کو پر کریں، جب کہ آپ نے فرض حج ادا نہ کیا ہو)

"میں وصیت کرتا/کرتی ہوں کہ میرے ذمہ حج فرض تھا، جو میں اپنی زندگی میں نہیں کرسکا/کرسکی، لہذا میرے ایک تہائی (⅓) مال میں سے کسی کے ذریعہ حج بدل کروادیا جائے"۔ (جس کی تفصیلات علمائے کرام سے پوچھ لی جائیں)

دستخط:------------------

میرے ذمہ واجب قربانی/قربانیوں کی تفصیل

(**نوٹ:** صرف اس صورت میں اس حصہ کو پر کریں، جب کہ آپ کے ذمہ کوئی واجب قربانی رہ گئی ہو)

"میں وصیت کرتا/کرتی ہوں کہ میرے ذمہ ------ قربانی/قربانیاں واجب تھی/تھیں، جو میں اپنی زندگی میں نہیں کرسکا/کرسکی، لہذا میرے ایک تہائی (⅓) مال میں سے ان قربانی/قربانیوں کی رقم کو صدقہ کردیا جائے"۔

دستخط:------------------

AL-IKHLAS RESEARCH INSTITUTE

فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

دار الافتاء الاخلاص

ALIKHLASONLINE.COM

www.facebook.com/askdaruliftaalikhlas

ASKALIKHLAS@GMAIL.COM

0092 320 275 2101